جنگ آ زادی کا نقیب : منشی پریم چند

آصف پرویز ، کولکاتا

تحریک جنگ آ زادی میں اردو ادب کا کردار نا گزیر ہے ۔ اصناف ادب میں خا ص طور پرا ردو افسانوں نے جنگ آ زادی کو مہمیز کیا اور اراداتاً ایسے افسانے لکھے گئے جس نے نو جوانوں کے اندر جذبۂ حب الوطنی اور تحریک آ زادی کی کو ششوں کو جلا بخشی۔ اردو افسانے کی ابتدا پریم چند کے ہاتھوں ہو ئی ۔ ان کا پہلا افسانوی مجموعہ '' سوز وطن '' ۱۹۰۸ء میں شائع ہوا۔ مجموعہ '' سوز وطن '' کے دیباچے میں انھوں نے جنگ آ زادی کی جد و جہد اور اس کی ضرورت کو بالکل واضح لفظوں میں بیان کیا ہے ۔لکھتے ہیں

''ہمارے ملک کو ایسی کتابوں کی اشد ضرورت ہے جو نئی نسل کے جگر پر حب وطن کی عظمت کا نشہ جمائیں۔''

پریم چند عصر شناس تھے لہٰذا وہ اس بات کو بخوبی سمجھتے اور محسوس کرتے تھے کہ ملک کے حا لا ت کتنے نازک اور تشویشناک ہیں۔ ایسے حالات میں وقت کا تقاضہ یہی تھا کہ پریم چند اپنی تخلیقات سے ملکی عوام کو کسی عظیم تحریک کے لیے بیدار کریں اور یہ کام انھوں نے بحسن خو بی انجام دیا۔ پریم چند اپنے افسانوں اور نا ولوں کے ساتھ اپنے رسالے کے اداریے میں بھی اپنے اس احساس کا اظہار کرتے ہیں۔ رسالہ' ہنس' کے ۱۹۳۰ء کے ایک شمارے سے یہ اقتباس ملا حظہ ہو جسے صغیر افراہیم نے اپنی کتاب ''پریم چند ۔ ایک نقیب '' میں نقل کیا ہے .

تمھاری آنکھوں کے سامنے دنیا میں کیا کیا تبدیلیاں ہو گئیں ، تم نہیں جانتے ؟ روس کی زار شاہی مٹ گئی۔ایران کی'' کج کلاہی مٹ گئی ۔ ترکی کی شہنشاہی مٹ گئ
چین کی خاقا نی مٹ گئی جرمنی کی قیصر شا ہی مٹ گئی ۔ یہاں تک کہ اسپین نے بھی آ زادی کی سانس لی۔ مگر بھا رت کہاں ہے ؟ وہیں جہاں تھا ۔دین، دکھی ،در بدر۔ کیا تم جوان ہو کر بھی

بوڑھی ، کھوسٹ، شرم ناک ، بزدلی سے بھری ہو ئی ، خو شامد میں ڈوبی ہو ئی نیت کا پالن کروگے؟ کبھی نہیں ، تم نئے یگ

کے نام لیوا ہو، تم جوان ہو ، ابھی نیچ سوارتھ نے
تمھیں اپنے رنگ میں نہیں رنگا۔ابھی تمھاری کمر نے جھکنا نہیں سیکھا۔ تمھارے سر نے سجدہ کرنا نہیں سیکھا۔ تم میں جوش ہے ۔ہمیں تم سے امید ہے ''

(ص۔ ۳۳)

ابتدائی سطور میں میں نے پریم چند کے افسانوی مجموعہ '' سوز وطن '' کا ذکر کیا تھا ۔ اس افسانوی مجموعہ کا پہلا افسانہ '' دنیا کا سب سے انمول رتن '' ایک اہم افسانہ ہے اس افسانے میں رتن سے مراد خون کا وہ قطرہ ہے جو جنگ آ زا دی کے لیے بہا یا گیا ہو ۔ یہ افسانہ اس جملے پر ختم ہو تا ہے :

وہ آ خری قطرہ خون جو وطن کی حفاظت ''
میں گرے دنیا کی سب سے بیش قیمت شے ہے۔''

اس مجموعے کا ایک دوسرا افسانہ '' عشق دنیا اور حب وطن '' کا موضوع گر چہ مختلف ہے لیکن مقصد و مزاج کے اعتبار سے یہ افسانہ سوز وطن کے دیگر افسانے ہی کی طرح ہے ۔ اس افسانے میں اٹلی کے سر فروش اور جانباز سپا ہی میزینی کی زند گی کے واقعات حب الوطنی کے تنا ظر میں بیان کیے گئے ہیں ۔ '' یہی میرا وطن '' سوز وطن کا سب سے چھوٹا افسانہ ہے ۔ اس افسانے میں ایک ایسے شخص کی کہانی ہے جو ساٹھ برس سے امریکہ میں رہا ئش پذیر ہے اور اب مادر وطن کے دیدار کی خواہش لیے اپنے وطن واپس آنا چاہتا ہے ۔''سوز وطن'' کے تمام افسانے '' صلہ ماتم''کو چھوڑ کر میں ہمیں ایک سچے محب وطن کے جذبات و احساسات کی جھلک نظر آ تی ہے جس کی نگاہ میں وطن کی آ زادی ایک روحانیت آ میز اور والہانہ پن کا استعا رہ ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اس مجموعے کے خلاف انگریزی حکومت نے محاذ کھول

دیااور سوز وطن کی ساری کاپیاں ضبط کر لی گئی صرف اتنا ہی نہیں بلکہ خود پریم چند کو اس کی پانچ سو کاپیاں اپنے ہاتھوں سے جلا نا پڑی ۔ پریم چند نے اپنے دوست بنا رسی داس چترویدی کے نام خط میں اپنے اس تلخ تجربے کا ذکر ان لفظوں میں کیا ہے :

'' مجھے برا بہت لگا تھا لیکن کیا کرتا سرکا ری ملا زم تھا ۔ خون کے تو نہیں ، صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گیا ۔لیکن یہ تہیہ کیا کہ اب
'' اگر میرا قلم اٹھے گا تو ادب اور وطن کی خدمت کابیڑا اٹھائے گا ۔

اسی خط میں ا ٓ گے لکھتے ہیں ۔

میری تمنا ئیں بہت محدود ہیں اس وقت سب سے بڑی آرزو بھی یہی ہے کہ ہم اپنی جنگ آ زا دی میں کامیاب ہوں ۔ میں

دولت اور شہرت کا خواہش مند نہیں ہوں ۔ کھانے
کو مل جاتا ہے ۔ موٹر اوربنگلے کی ہوس نہیں ۔ ہاں یہ ضرور چا ہتا ہوں کہ

دو چار بلند پا یہ تصنیف چھوڑ جا ؤ ں۔

لیکن ان کا مقصد بھی حصول آ زا دی ہو۔ ''

پریم چند کے وہ افسانے جو خصو صا جنگ

آ زادی کے مو ضو ع پر لکھے گئے ہیں ۔ ڈامل کا قیدی ، قاتل ، آ خری تحفہ ، جیل، جلوس ، آ شیاں برباد خا ص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان افسانوں میں آ زا دی کی تحریک اورتحریک ترک موالات کے واقعات بھی نظر ا ٓ تے ہیں ۔ اسی طر ح کاایک افسانہ '' لال فیتہ '' ہے جس میں سرکا ری ملا زمین کے مستعفی ہو نے کے واقعات کا بیان ہوا ہے ۔ پریم چند کے اسی طر ح کے افسانوں میں را ج ہٹ ، منزل مقصود اور آ ہ بیکس شامل ہیں۔
افسانہ '' قا تل '' کادھرم ویر گرم مزاج ہے
وہ

آ زا دی کے لیے جنگ کا حامی ہے اس لیے وہ اپنے خطرناک عزائم کا اظہار اپنی ماں کے سامنے ان لفظوں میں کرتا

وہ ہندوستان اسی وقت چھوڑیں گے جب انھیں یقین ہو جا ئے گا کہ اب وہ ایک لمحہ بھی نہیں رہ سکتے ۔ اگر آ ج ہندوستان ''

کے ایک ہزار انگریز قتل کر دیے جا ئیں گے تو

آ ج ہی سو راجیہ مل جا ئے ۔ روس اسی طرح آ زاد ہوا ، آ ئر لینڈ بھی اسی طرح

آ زاد ہوا اورہندوستان بھی اسی طر ح آ زاد ہو گا
''۔

افسانہ '' آ خری تحفہ '' میں سو دیشی کردار کو
پیش کیا گیا ہے ۔ اس میں امرناتھ اور مالتی دو کردار ہیں ۔ امر ناتھ آ زا دی کی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں ۔ افسانہ '' آ شیاں بر باد '' تحریک آ زا دی سے متعلق ایک منفرد افسا نہ ہے جس میں عورتوں کی جہد آ زا دی کو مو ضو ع بنا یا گیا ہے اس افسانے کے مرکزی کردار'' مرولا '' کی شکل میں پریم چند نے اس عورت کو پیش کیا ہے جو ظلم رسیدہ ہو نے کے با وجود عا لی ہمت اور بلند حوصلہ ہے اور آ زا دی کی جنگ میں شریک ہے ۔ اس کا بیٹا ، شو ہر اور ماں جنگ آ زا دی کی لڑا ئی میں شہید ہو جا تے ہیں
۔

پریم چند نے افسانوں کے ساتھ ساتھ ایسے نا ول
بھی خلق کیے جو جنگ آ زا دی کے پس منظر میں لکھے گئے ہیں۔ ان میں '' چو گان ہستی '' میں رانی جانھوی اپنے بیٹے

کی لاش کو دیکھ کر نا صرف یہ کہ صبر عظیم کا مظا ہرہ کر تی ہے بلکہ نو جوانوں سے مخا طب ہو کر انہیں وطن پرستی کا درس ان الفاظ میں دیتے ہو ئے کہتی ہے:

نو جوانوں سے میں کہوں گی جا ؤ اور ونے ‘‘
کی طرح قربان ہو نا سیکھ ۔ ملک کی آ نکھیں تمھاری طرف لگی ہو ئی ہیں’’

۔

(چوگان ہستی ، پریم چند ، ص ۔ ۳۶۴)

پریم چند انقلاب پسند تھے ۔ گر چہ گاندھی جی کی بہت عزت کرتے تھے اور ان کے نظریے کے قائل بھی تھے لیکن اس کے با وجود ان کے اشتراکی نظریے کا ذکر ان کے بعض ناولوں میں ہو تا ہے ۔ نا ول‘‘ گو شۂ عافیت’’ میں روس کے اشتراکی انقلاب کا واضح طور پر ذکر ملتا ہے ۔اس ناول میں منوہر کا بیٹا بلراج دنیا کے حالات کی واقفیت رکھتا ہے ، اور ایک موقع پر کسانوں سے کہتا ہے ۔ ‘ ہم کیوں کسی کی دھونس سہیں ۔ روس میں کسانوں اور مزدوروں نے اپنا راج قا ئم کر لیا ہے ۔’

نا ول ‘‘ پردۂ مجاز ’’ ۱۹۲۴ء میں شائع ہوا ۔ پریم چند گاندھیا ئی فلسفہ سے کا فی متاثرتھے ۔ یہ ناول عدم تعاون تحریک کے پس منظر میں لکھاگیا ہے ۔ اسی طرح بازار حسن میں قومی رہنما ؤ ں کے دوغلے پن کو بیان کیا ہے اور اس طرح کے لیڈروں کو طنز کا نشا نہ بنا یا ہے جو ایک طرف تو ملک و قوم کے غم میں ڈوبے نظر آ تے ہیں تو دوسری طرف انگریزوں کے ساتھ ڈنر کھاتے اور برج اور گالف کھیلتے نظر آ تے ہیں۔

مختصر پریم چند نے اپنی تخلیقات خصوصاً نا ول اور افسانوں میں جنگ آ زا دی اور اس کے محرکات کو بڑی ہی فنکا ری کے ساتھ پیش کیا ۔ انھوں نے ایسے دور میں قدم اٹھا یا جب ہندوستان میں تحریک آ زا دی کی جد و جہد اپنے شباب پر تھی ۔ اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں پریم چند جنگ آ زادی کا وہ نقیب ہے جس کے چراغ سے آ نے والی نسلوں نے بھی روشنی حاصل کی اور پریم چند کے تصور آ زادی اور حب الوطنی کو اپنے افسانوں اور نا ولوں کا موضوع بنا یا۔
۔

Asif Parvez,

Research Scholar, PhD, Department of Urdu

Aliah University, Kolkata - 700014.

Mob- 9804511171

email - asifparvez14@gmail.com